



سوال

(51) شعبہ ہازوں اور مجہول لوگوں سے علاج کرانا جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ اپنے مرگی کے مریض کو بعض عرب اطباء کے پاس لے جاتے ہیں۔ اور یہ طبیب جنوں کو حاضر کرتے ہیں۔ اور ان سے عجیب و غریب قسم کی حرکتیں صادر ہوتی ہیں۔ یہ مریض کو بھی کچھ عرصہ کے لئے ہتھیادیتے ہیں کہتے ہیں کہ اس پر جن یا جادو کا اثر ہے۔ ان کے علاج سے مریضوں کو بسا اوقات شفا بھی مل جاتی ہے۔ اور اس کے ان علاج کی اجرت بھی انہیں دی جاتی ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ ان سے علاج کرانے کا کیا حکم ہے؟ نیز ایسے تعویذوں کے ساتھ علاج کا کیا حکم ہے۔ جن میں قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں۔ اور انہیں پانی میں حل کر کے مریضوں کو پلایا جاتا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مرگی اور جادو کے مریض کا قرآنی آیات اور جائز دوائوں سے علاج جائز ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں بشرط یہ کہ معالج کا عقیدہ لہجھا ہو اور وہ شرعی امور کا پابند ہو باقی رہا ان لوگوں سے علاج کروانا جو علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یا جنوں کو حاضر کرتے۔ یا شعبہ ہازوں اور مجہول الحال ہوں۔ اور ان کے علاج کی کیفیت بھی معلوم نہ ہو تو ان کے پاس جانا ان سے سوال کرنا اور ان سے علاج کرانا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

من اتى عرفا فساد عن شئ لم يقبل له صلوة اربعین یوم

(صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکھانہ واتیان الکھان ح: 2230۔ واحمد فی المسند 4/68-5/380)

"جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا۔

من اتى کابنا صدقة بما یعول فهد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الکھان ح: 3904) واخرجه الترمذی فی الجامع رقم 135 و ابن ماجہ فی السنن رقم: 639 واحمد فی المسند 2/408-476)



"جو شخص کسی کا بن و نجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کے لئے جائے اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کرے تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جسے محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔"

اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس موضوع کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ جو سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔ کہ نجومیوں اور کاهنوں سے سوال کرنا اور ان کی تصدیق کرنا حرام ہے۔ کاهنوں اور نجومیوں سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یا جنہوں سے مدد لیتے ہیں۔ یا ان کے اعمال اور تصرفات سے ایسا معلوم ہوتا ہو۔ انہی جیسے لوگوں کے بارے میں وہ مشہور حدیث وارد ہے۔ جسے امام احمد اور ابوداؤد نے جید سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں :

سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المنشرة فقال ہی من عمل الشیطان

(نبی کریم ﷺ سے "نشرہ" کے بارے میں سوال پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "یہ شیطانی عمل ہے۔"

علماء نے "نشرہ" کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ اس سے مراد اہل جاہلیت کا جادو کے ذریعے جادو کو دور کرنا ہے۔ اور اس میں ہر وہ علاج شامل ہے۔ جس میں کاهنوں نجومیوں جھوٹے لوگوں اور شعبدہ بازوں سے مدد لی جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ تمام بیماریوں اور مرگی وغیرہ کی تمام قسموں کا شرعی طریقوں اور مباح وسائل سے علاج جائز ہے اور انہی وسائل میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مریض پر قرآنی آیات اور شرعی دعائیں پڑھ کر دم کیا جائے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

لابس بالرقی ما لکن شرکا

(صحیح مسلم کتاب السلام باب لابس بالرقی ح: 2200)

"جس دم جھاڑ میں شرک نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں"

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ :

عباد اللہ! ہر اووا لہر اووا بحرام

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الادویہ المکروہۃ ح: 3784)

"اللہ کے بندو! علاج کرو لیکن حرام کے ساتھ علاج نہ کرو۔"

آیات کریمہ اور شرعی دعائوں کے صاف پلیٹ یا صاف کاغذوں پر زعفران سے لکھنے اور دھو کر مریضوں کو پلانے میں کوئی حرج نہیں بہت سے سلف سے یہ ثابت ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد وغیرہ میں لکھا ہے لکھنے والے کے لئے بھی ضروری ہے کہ خیر و استقامت میں معروف لوگوں میں سے ہو۔

حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب



فتاویٰ بن بازرجمہ اللہ

جلد دوم